احمد فراز

(۱۹۳۱ء-۲۰۰۸ء)

پاکستان کے نام ور رومانوی شاعر احمد فراز کا اصل نام سیّد احمد شاہ اور تخلص فراز تھا۔ صوبہ خیبر پختون خوا کے شہر نوشہرہ میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد سیّد محمد شاہ جو برق تخلص کرتے تھے، بھی فارسی زبان کے ممتاز شاعر تھے۔ احمد فراز ایڈورڈ کالج پشاور میں طالب علمی کے زمانے سے ہی شعر و ادب کی دنیا میں قدم رکھ چکے تھے۔ وہ فیض احمد فیض اور علی سردار جعفری جیسے ترقی پسند شعرا سے بہت متاثر تھے۔

احمد فراز نے پشاور یونیورسٹی سے اُردو اور فارسی میں ایم اے کیا۔ وہ کچھ عرصہ اسی یونیورسٹی میں اُردو زبان و ادب کی تدریس سے بھی وابستہ رہے۔

احمد فراز کی شاعری میں غمِ دوراں اور غمِ جاناں بہ یک وقت ملتے ہیں۔ وہ سماجی ناانصافیوں کے خلاف ہر دور میں بغاوت کا علم بلند کرتے رہے۔ اس کی پاداش میں انھوں نے کئی بار قید و بند کی صعوبتیں بھی برداشت کیں۔

احمد فراز مختلف اہم سرکاری عہدوں پر بھی فائز رہے۔ وہ ادارہ اکادمی ادبیات کے بانی ڈائریکٹر جنرل تھے اور بعد ازاں اس کے چیئرمین بھی رہے۔ اس کے علاوہ نیشنل بک فاؤنڈیشن کے بھی چیئرمین رہے۔

احمد فراز نے شعر و ادب میں بہت کام کیا اور خوب نام کمایا۔ ان کے شعری مجموعوں میں ''تنہا تنہا''، ''جاناں جاناں''، ''دردآشوب''، ''خوابِ گل پریشاں ہے''، ''نایافت''، ''شب خون'' وغیرہ شامل ہیں۔ ان کا تمام کلام ''کلیاتِ احمد فراز'' کی شکل میں زیورِ طباعت سے آراستہ ہو چکا ہے۔

احمد فراز کو ان کی علمی، ادبی خدمات کے حوالے سے متعدد اعزازات سے نوازا گیا جن میں آدم جی ادبی انعام، کمالِ فن ایوارڈ، ستارۂ امتیاز اور ہلالِ امتیاز شامل ہیں۔

www.ilmkidunya.com

سبق:۲۱

غزل

تدریسی مقاصد:

- طلبہ میں شعروادب کی صلاحیت پیدا کرنا۔
- طلبہ میں تخلیقی صلاحیتیں کو ابھارنا۔
- طلبہ کے جذبات کی اصلاح کرنا اور فکری بالیدگی پیدا کرنا۔
- طلبہ میں شعر کی تشریح، تفہیم، تجزیہ اور تنقیدی صلاحیتیں پیدا کرنا۔
- طلبہ کو احمد فراز کی شاعری کے مختلف سماجی، ثقافتی اور سیاسی موضوعات سے آگاہ کرنا۔

سلسلے توڑ گیا وہ سبھی جاتے جاتے
ورنہ اتنے تو مراسم تھے کہ آتے جاتے

شکوۂ ظلمتِ شب سے تو کہیں بہتر تھا
اپنے حصے کی کوئی شمع جلاتے جاتے

کتنا آساں تھا ترے ہجر میں مرنا جاناں
پھر بھی اک عمر لگی، جان سے جاتے جاتے

جشنِ مقتل ہی نہ برپا ہوا ورنہ ہم بھی
پابجولاں ہی سہی ناچتے گاتے جاتے

اُس کی وہ جانے، اُسے پاسِ وفا تھا کہ نہ تھا
تم فرازؔ اپنی طرف سے تو نبھاتے جاتے

(کلیاتِ احمد فراز)

مشق

۱۔ مندرجہ ذیل کے مختصر جواب دیں:

(الف) احمد فراز سلسلۂ دوستی ختم ہونے کے باوجود مراسم رکھنے کی خواہش کس بنیاد پر کر رہے ہیں؟

(ب) دوسرے شعر سے ہمیں کون سا اخلاقی سبق ملتا ہے؟

(ج) شاعر کو ہجر میں مرنا بہ یک وقت آسان اور مشکل کیوں لگتا ہے؟

(د) احمد فراز کا چوتھا شعر انقلابی اور مزاحمتی نوعیت کا ہے، اس کی وضاحت کریں۔

(ہ) آپ کے خیال میں کیا یک طرفہ طور پر وفا کا رشتہ نبھایا جا سکتا ہے؟

۲۔ مصرعے مکمل کریں:

(الف) شکوۂ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سے تو کہیں بہتر تھا

(ب) پھر بھی اک ۔۔۔۔۔۔جان سے جاتے جاتے

(ج) ورنہ اتنے تو ۔۔۔۔۔۔۔۔تھے کہ آتے جاتے

(د) ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہی نہ برپا ہوا ورنہ ہم بھی

(ہ) تم ۔۔۔۔۔۔اپنی طرف سے تو نبھاتے جاتے

۳۔ درست جواب کی نشان دہی کریں:

(i) جاتے جاتے توڑ گیا:

(الف) تعلقات (ب) راہ و رسم (ج) مراسم (د) سلسلے

(ii) اپنے حصّے کی جلاتے:

(الف) آگ (ب) موم بتّی (ج) اگر بتّی (د) شمع

(iii) شاعر نے حوصلہ شکنی کی ہے:

(الف) مایوسی کی (ب) اداسی کی (ج) تنہائی کی (د) شکوہ شکایت کی

(iv) اگر جشنِ مقتل برپا ہوتا تو شاعر جاتا:

(الف) ناچتے ہوئے (ب) گاتے ہوئے (ج) گریہ وزاری کرتے ہوئے (د) ناچتے گاتے ہوئے

(v) فراز غزل کے مقطع میں بے وفائی کے بدلے بات کر رہے ہیں:

(الف) بدلہ لینے کی (ب) وفا کرنے کی (ج) بے وفائی کی (د) تعلق منقطع کرنے کی

www.ilmkidunya.com

۴۔ احمد فراز کی اس غزل کا کون سا شعر آپ کو زیادہ پسند ہے؟ وجہ بھی بیان کریں۔
۵۔ درج ذیل الفاظ و تراکیب کے جملے بنائیں:

مراسم　　ظلمتِ شب　　جشنِ مقتل　　پا بجولاں　　پاسِ وفا

۶۔ اس غزل کے قوافی اور ردیف کی پہچان کرتے ہوئے اپنی کاپیوں میں درج کریں۔
۷۔ مندرجہ ذیل اشعار کی فکری و فنی حوالوں سے تشریح کریں:

(الف)　شکوۂ ظلمتِ شب سے تو کہیں بہتر تھا
اپنے حصّے کی کوئی شمع جلاتے جاتے

(ب)　جشنِ مقتل ہی نہ برپا ہوا ورنہ ہم بھی
پا بجولاں ہی سہی ناچتے گاتے جاتے

صنعتِ مراعات النظیر:

وہ صنعت جس کے ذریعے سے شعر میں کچھ ایسے الفاظ لائے جاتے ہیں جو ایک ہی رعایت یا ایک ہی قبیل کے ہوتے ہیں۔ مثلاً:
اقبالؒ کا یہ شعر ملاحظہ ہو:

کانپتا ہے دل ترا اندیشۂ طوفاں سے کیا
ناخدا تو، بحر تو، کشتی بھی تو، ساحل بھی تو

اس شعر میں ناخدا (کشتی کے ملاح)، بحر، کشتی اور ساحل کے الفاظ جمع ہو جانے سے مراعات النظیر کی شرائط پوری ہو گئی ہیں۔

۸۔ احمد فراز کی اس غزل میں ایسے شعر کی شناخت کریں جس میں آپ سمجھتے ہیں کہ صنعتِ مراعات النظیر استعمال ہوئی ہے۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

۱۔ احمد فراز کی یہ غزل زبانی یاد کریں اور دوستوں کو سنائیں۔
۲۔ احمد فراز کی کوئی اور غزل اپنی ڈائری میں لکھیں اور اشعار کا برمحل استعمال کریں۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام:

۱۔ طلبہ کو مردّف اور غیر مردّف غزل کا فرق سمجھائیں۔
۲۔ طلبہ کو شعری محاسن سے روشناس کرائیں۔
۳۔ طلبہ کو غزل کی دیگر شعری اصنافِ سخن سے انفرادیت کے بارے میں بتائیں۔

❀❀

www.ilmkidunya.com